# سوال

(170) مردوزن کا بغیر نکاح کے اکھٹے رہنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردوعورت بغیر شادی ونکاح کے رہتے ہیں اورایک دوسرے سے ازدواجی تعلقات بھی استوارکئے ہوئے ہیں۔ شریعت اسلامیہ کاان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں مسئلہ کا حل درکارہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جرائم کے اختتام کےلئے قرآن مجید میں مختلف جرائم کے اعتبار سے مختلف سزاؤں کاتذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح جب دومردوعورت آپس میں برافعل سرانجام دیتے ہیں اورزنا جیسے فحش وقبیح فعل کاارتکاب کرلیتے ہیں توشریعت نے ان کےلئے جوسزاتجویز کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

شادی شدہ مردوعورت زنا کریں توان کورجم کیا جائے اوراگرغیرشادی شدہ ہوں توان کوسوکوڑے لگائے جائیں اورایک سال کےلئے جلاوطن کردیا جائے۔

ارشادباری تعالیٰ ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ ...النور

''زناکارعورت ومردمیں سے ہرایک کوسوکوڑے لگاؤان پراللہ تعالیٰ کی شریعت کی حدجاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگزترس نہیں کھاناچاہیے اگرتمہیں اللہ تعالیٰ اوریوم آخرت پرایمان ہے اوران کی سزاکےوقت مومنوں کی ایک جماعت موجودہونی چاہیے۔''(النور:۲)

تمام مفسرین اس بات پرمتفق ہیں کہ یہ آیت عام مخصوص منہ البعض یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام نہیں کہ ہرقسم کے زانی کو۱۰۰کوڑے لگائے جائیں بلکہ یہ دیگرادلہ شرعیہ کی بناپر خاص ان لوگوں کے متعلق ہے جوکنوارے غیرشادی شدہ ہوں۔ حدیث پاک میں اس کی مزید تفصیل جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس میں ایک سال کےلئے جلاوطنی بھی ہے جیساکہ عنقریب مذکورہوگا۔ اورجوشادی شدہ ہوں ان کےلئے رجم ہے۔ اس طرح غلام یاباندی جرم کربیٹھے تواس کےلئے ۵۰کوڑے ہیں یعنی ۱۰۰کوڑوں کانصف جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ...﴿٢٥﴾... النساء

''اگر باندیاں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں کی نسبت سے نصف سزا ہے۔'' (النساء : ۲۵)

لہٰذا مذکورہ بالا سورۂ نور کی آیت کا حکم عام نہیں ہے بلکہ دیگر شرعی ودلہ کی بنا پر کنوارے کے لئے خاص ہے۔ شادی شدہ کے لئے جو رجم کی سزا ہے وہ یہ ہے کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک نے کہا یا رسول اللہ! میرا بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا وہ اس کی بیوی سے زنا کر بیٹھا میں نے اس کے بدلے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی دی ہے پھر میں نے علماء سے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے بیٹے پر شرعی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر رجم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا ))

''میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کردوں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تجھے واپس دلوادی جائیں گی اور تیرے لڑکے پر ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس تو اس کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اعتراف کرلے تو اس کو سنگسار کردینا اس نے اعتراف کرلیا اور اسے رجم کردیا گیا۔'' (موطا مالک ۲/۸۲۲، بخاری ۵/۵۰۱، ۱۲/۱۳۶، ۱۳/۱۸۵، مسلم (۱۶۹۷)، ابوداؤد (۴۴۴۰) نسائی ۸/۲۴۰، ترمذی ۱۴۳۳، ابنِ ماجہ ۲۵۴۵، دارمی ۲/۹۸، احمد ۴/۱۱۵، عبدالرزاق ۱۳۳۰۹، حمیدی ۸۱۱، طیالسی ۹۵۳، ابنِ حبان ۴۴۲۰، بیہقی ۸/۲۲۲، ۲۱۲، شرح السنہ ۲۷۱۰، المنتقٰی لابن جارود ۸۱۱)

مذکورہ بالا حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ کنوارہ زنا کرے تو ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی شادی شدہ پر رجم یعنی سنگساری ہے۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگوں اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور اس مین رجم کی آیت بھی تھی جس کو ہم نے پڑھا اور یاد رکھا اور عمل کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ ہم رجم کو کتاب اللہ میں نہیں پاتے کہیں ایسا نہ ہو کہ فریضہ خداوندی کے ترک کرنے کے باعث لوگ گمراہ ہوجائیں۔ فرمایا:

(( ألا وإن الرجم حق على من زنا إذا أحصن وقامت البينة او كان الحمل او الإعتراف إلا وإن رسول الله قد رجم ورجمنا معه ))

''آگاہ ہوجاؤ بے شک رجم اس آدمی پر جو شادی شدہ ہو اور زنا کا مرتکب ہو حق ہے جب اس پر دلیل قائم ہوجائے یا حمل ٹھہر جائے یا مجرم اعتراف کرلے متنبہ رہو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔'' (بخاری ۱۲/۱۳۷، مسلم ۱۲۹۱، ابوداؤد ۴۴۱۸، احمد ۴۷، ۴۰، ۲۹۱ وغیرہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رجم کی سزا شادی شدہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی نافذ تھی اور خلفاء کے دور میں یہی سزا نافذ العمل تھی۔

مذکورہ بالا آیت اور احادیثِ صحیحہ مرفوعہ میں صراحتاً یہ بات موجود ہے کہ کنوارہ آدمی ۱۰۰ کوڑوں اور ایک سال جلاوطنی اور شادی شدہ رجم کا مستحق ہے لہٰذا سوال میں مذکورہ دونوں افراد جو کہ کنوارے ہیں اور بغیر شادی کے میاں بیوی کے حقوق کی طرح رہ رہے ہیں اور اس پر چار گواہ بھی قائم ہیں یا وہ خود اس جرم کا اقرار کرلیتے ہیں یا عورت کو حمل ٹھہر جاتا ہے اور ہر سہ صورت میں حد قائم ہوگی اور انہیں ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔

اگر وہ یہ کہیں کہ ہم بہن بھائی کی طرح اکھٹے رہتے ہیں اور زنا کے مرتکب نہیں پھر بھی غلط ہے اور وہ فعل حرام کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ کوئی مرد اور عورت جو کہ غیر محرم ہیں ان کی خلوت صحیح نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( لا یخلون رجل بامراۃ إلا وکان ثالثھما الشیطان ))

''کوئی مرد کسی عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔''

اسی طرح ایک حدیث میں عورت کے وہ تمام مرد رشتہ دار جو اس کے خاوند کی طرف سے بنتے ہیں ان کے ساتھ خلوت کو موت کہا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمو الموت لہذا ان کی فی الفور جدائی کرادی جائے اور فعل حرام کے ارتکاب کی جوہ سے ان کو تعزیراً سزا دی جائے اور فعل زنا ثابت ہو تو مذکورہ بالا سزا جاری کی جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# آپ کے مسائل اور ان کا حل

## ج1

## محدث فتویٰ